سوال

(140) مفقود الخبر شوہر ہونے کی وجہ سے نکاح ثانی کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شوہر زید عرصہ بائیس تیئس سال سے مفقود الخبر ہے اور عمر زید 64 برس کی ہوئی۔ زید نے اب تک ہندہ کے نان نفقہ کی خبر نہیں لی اور ہندہ کی اوقات بسری کا کوئی ذریعہ نہیں ہے ایسی صورت میں ہندہ نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں؟۔ آیا اور کوئی صورت ہندہ کے اوقات بسری کی ازوئے قوانین شریعت ہو سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہندہ مندرجہ ذیل طریقہ پر زید کے نکاح سے رستگاری اور علیحدگی حاصل کرنے کے بعد دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔ ہندہ مسلمان حاکم کی عدالت میں مرافعہ کرے اور اگر مسلمان حاکم نہ ہو تو دین دار مسلمانوں کی پنچایت میں اپنا معاملہ پش کرے۔ یہ حاکم یا پنچایت ہندہ کو چار برس چار ماہ دس دن یا فقط ایک برس انتظار کرنے کا حکم نہ دے بلکہ تحقیق حال کے بعد بلا انتظار ہندہ کو طلاق دے دے یا اس کی اجازت دے دے کہ اپنے اوپر آپ طلاق واقع کرلے۔ ہندہ کو خود اپنے اوپر طلاق وادر کرنے کی اجازت دنیا زیادہ بہتر ہے کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے بریرہ سے فرمایا تھا کہ: انت املک بنفسک ان شئت اقمت مع زوجک وان شئت فارقیہ یعنی: تجھے اختیار ہے اپنے نفس کا۔ خواہ اپنے شوہر کے ساتھ رہے یا اس سے جدا ہو جائے طلاق کے بعد تین حیض گزار کر نکاح ثانی کر سکے گی۔ حاکم یا پنچایت ہندہ کے مرافعہ کے بعد چار برس چار مہینے دس دن فقط ایک برس انتظار کرنے کا حکم اس لیے نہ دے کہ اس کا شوہر بیس برس سے گم ہے اور ہندہ نے اتنی لمبی مدت تک اس کا انتظار کرنے کے بعد مجبور ہو کر درخواست دی ہے۔ اور دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ زید نے اپنے پیچھے مال نہیں چھوڑا کہ ہندہ گزر بسر کر سکے اور عدم نفقہ بجائے خود تفریق کے لیے کافی ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے: فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ (سورة البقرہ: 229) یعنی: یا تو بھلے طریقہ سے ان کو اپنے پاس رکھا جائے یا احسان (نیک برتاؤ) کے ساتھ رخصت کر دیا جائے اور ارشاد ہے: فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ (الطلاق: 6)) یعنی: یا تو بھلے طریقہ سے ان کو اپنے پاس رکھو یا بھلے طریقہ سے ان سے جدا ہو جاؤ اور ارشاد ہے: وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (سورة النساء: 19) اپنی بیویوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرو اور فرمایا گیا: وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِتَعْتَدُوا وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ (سورة البقرہ: 231) یعنی: محض ستانے کے لیے ان کو نہ روک رکھو ان کی حق تلفی کرنے لگو اور جو ایسا کرے گا وہ اپنے نفس پر خود ظلم کرے گا۔ یعنی اپنے آپ کو خدا کے عذاب کا مستحق بنائے گا اور سنن دار قطنی (298/3) اور بیہقی السنن الکبری (470/7) میں ہے: «وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: «أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي الرَّجُلِ لَا يَجِدُ مَا يُنْفِقُ عَلَى امْرَأَتِهِ قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا» رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيّ) قال الشوکانی النیل (135/8) وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ مَنْصُورٍ وَالشَّافِعِيِّ وَعَبْدِ الرَّزَّاقِ "فِي الرَّجُلِ لَا يَجِدُ مَا يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا" قَالَ أَبُو الزِّنَادِ: قُلْت لِسَعِيدٍ: سُنَّةٌ؟ قَالَ: سُنَّةٌ وَهَذَا مُرْسَلٌ قَوِيٌّ وَعَنْ عُمَرَ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ وَعَبْدِ الرَّزَّاقِ وَابْنِ الْمُنْذِرِ "أَنَّهُ كَتَبَ إلَى أُمَرَاءِ الْأَجْنَادِ فِي رِجَالٍ غَابُوا عَنْ نِسَائِهِمْ: إمَّا أَنْ يُنْفِقُوا وَإِمَّا

أَنۡ يَطَلِّقُوا وَ يَبۡعَثُوا نَفَقَةَ مَا حَبَسُوا انتهى

يعنى : آں حضرت ﷺ نے اس شخص کے بارے میں جو عورت کا نان نفقہ نہ دے سکے یہ حکم دیا ہے کہ نکاح فسخ کردیا جائے ۔ اور حضرت عمر نے اپنے عمال کو ان لوگوں کے بارے میں جو اپنی بیویوں کو چھوڑ کر غائب تھے یہ لکھا کہ ان لوگں سے کہو وہ اپنی بیویوں کا نان نفقہ بھیجیں ورنہ طلاق دیں ۔ یہی مذہب ہے امام شافعی امام مالک امام احمد کا اور ضرورت کے وقت حنفی مذہب میں دوسرے اماموں کے مذہب پر عمل کرنا جائز ہے اور شوہر کی گمشدگی کی تحقیق اور اس کا لاپتہ ثابت ہونے کے بعد چار برس پھر چار مہینے دس عدت وفات یا بعض خاص صورتوں میں ایک برس انتظار کرنے کا حکم اس وقت ہے جب مفقود کی بیوی عرصہ دراز تک انتظار کرنے سے پہلے مرافعہ کرے ۔ ساتھ ہی مفقود نے مدت انتظار (چار برس چار ماہ دس دن) کا نفقہ اور خرچ چھوڑا ہو ۔ اور عورت کے معصیت (زنا) میں بتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو ورنہ حاکم یا پنچایت بلا انتظار اس کو طلاق دے دے گی ۔ کمافی شرح الاردیر و عبدالباقی والخراشی وغیرہا : أن المفقود إنما یؤجل لامرأته مادامت نفقتها والا طلقت علیه لعدم النفقة وفی مختصر الشیخ خلیل مع شرحه : ولزوجه المفقود الرفع للقاضی والوالی وإلا فلجماعة المسلمین من صالحی بلدها فیؤجل الحر أربع سنین إن دامت نفقتها فان لم تدم نفقتها فلها التطليق بلا تأخيل (انتهى)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2 ۔ کتاب الطلاق

صفحہ نمبر 284

محدث فتویٰ